۳۔ عدلیہ میں احتساب بھی ضروری ہے تاکہ وہ قوم کا بے لاگ احتساب کر سکے اور زیادہ سے زیادہ شفاف انداز میں کر سکے۔ عدلیہ ہی وہ ادارہ ہے جسے آج بھی سارے بگاڑ کے باوجود ہر شک و شبہ سے بالا سمجھنے کے لیے قوم تیار بھی ہے اور اس کی خواہش مند اور متمنی بھی۔ نیز جمہوریت کی بقا کے لیے بھی یہ بے حد ضروری ہے۔ اس لیے عدلیہ کو خود اپنے نظام کے تحت اس کی بھی فکر کرنی چاہیے۔

۴۔ عدلیہ کی اصل کامیابی کا انحصار جہاں دستور اور قانون کے تحفظ پر ہے، وہیں عام انسانوں کو ان کی روز مرہ زندگی میں ظلم سے بچانے اور انصاف مہیا کرنے پر ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ آج ہزاروں مقدمات طویل طویل مدتوں سے مختلف سطح کی عدالتوں میں معلق ہیں۔ ہزاروں افراد جیلوں میں اس لیے پڑے ہیں کہ ان کے مقدمات کا فیصلہ نہیں ہوا۔ ایسے حالات بھی سامنے آئے ہیں کہ جس جرم میں زیادہ سے زیادہ سزا چند متعین سال تھی، ان کے ملزم مقدمے کے فیصلے سے قبل اس سے کہیں زیادہ مدت جیلوں میں سڑتے رہے ہیں۔ انصاف میں تاخیر بھی اتنی بڑی بے انصافی ہے جتنی انصاف کی خلاف ورزی۔ ہر سطح پر ہماری عدلیہ کو اس مسئلے پر غور کرنا چاہیے اور ہمارے وکلا کو محض دولت کمانے کو زندگی کا مشغلہ نہیں بنا لینا چاہیے بلکہ جلد، سستے اور مکمل انصاف کی فراہمی میں معاون اور مددگار ہونا چاہیے۔ اگر درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے تو ہمارے تمام دستوری اداروں کی کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ وہ اپنے پھل سے کس حد تک اس ملک کے عوام کی حقیقی ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔

ترجمان القرآن محض ایک رسالہ نہیں، فی الحقیقت ایک پیغام، ایک دعوت اور ایک تحریک ہے۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے اس پرچے کو کسی ذاتی یا مالی فائدے کے لیے جاری نہیں کیا تھا۔ انھوں نے اس کی آبیاری اپنے خون جگر سے صرف اس لیے کی تھی کہ اس کے ذریعے اللہ کے بندوں تک اللہ کے دین کا پیغام پہنچے اور وہ سب سے سچے انسان صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے اپنے رب کی بندگی کو اپنی زندگی کا شعار بنائیں اور اس کے دین کو قائم کرنے کے لیے اپنی علمی اور عملی سرگرمیاں وقف کر دیں۔ بس یہی وہ لگن تھی جس نے میرے ساتھی اور رفیق اور ہم آپ سب کے محبوب و محترم بھائی خرم مرادؒ کو بے چین کر دیا اور جب ترجمان القرآن کی ادارت کی ذمہ داری ان پر پڑی تو انھوں نے اپنی ساری توانائی اسے ظاہری اور باطنی لحاظ سے نئی بلندیوں تک پہنچانے کے لیے وقف کر دی حتیٰ کہ گذشتہ سال دسمبر میں وہ ہم سے رخصت ہو گئے۔ جس کے بعد یہ ذمہ داری میرے اور میرے رفقا کے کمزور کاندھوں پر آ گئی۔

لیکن الحمدللہ ہم بھی اسی جذبے سے سرشار اپنی زندگیاں اس مقصد کے لیے صرف کرنے کو اپنی دنیوی اور اخروی کامیابی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ خرم بھائی کی دلی خواہش تھی کہ ترجمان القرآن ہر پڑھے لکھے گھر

تک پہنچے۔ انھوں نے اس کی ادارت کی گراں بار ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے ساتھ اس کی اشاعت میں اضافے کے لیے بھی دیوانہ وار کوششیں کیں اور حال یہ ہو گیا کہ:۔

جہاں جائیں وہاں تیرا فسانہ چھیڑ دیتے ہیں
کوئی محفل ہو تیرا رنگ محفل یاد آتا ہے

الحمدللہ ان مساعی کا نتیجہ بھی نکلا اور ترجمان القرآن کی اشاعت پچیس ہزار تک پہنچ گئی جو اس نوعیت کے رسالوں میں سب سے زیادہ ہے۔ ان کی یہ رائے تھی' جس کا انھوں نے بار بار اظہار کیا کہ اگر تحریک سے متعلق تمام ساتھی اپنے حصے کی کوشش کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کی اشاعت ایک لاکھ تک نہ پہنچ جائے۔

میں نے اور میرے رفقائے کار نے کوشش کی ہے کہ جن مقاصد کے لیے یہ پرچہ نکالا گیا' جن خطوط پر ہمارے مرشد اور محسن مولانا مودودیؒ نے اسے قائم کیا اور جس انداز میں خرم بھائیؒ نے اسے آگے بڑھایا' انھی خطوط پر اور انھی مقاصد کے لیے ہم مزید آگے بڑھیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور عمومی تاثر بھی یہی ملا ہے کہ پرچے کا معیار قائم رہا ہے اور اس کی اشاعت میں بھی استقلال ہے۔ اب ہماری کوشش ہے کہ دسمبر میں' جس میں خرم بھائیؒ کی یاد کے تازہ جھونکے ہمیں مہمیز دے رہے ہیں' ترجمان القرآن کی اشاعت میں اضافے کی ہر ممکنہ کوشش و تدبیر کریں تاکہ ایک لاکھ کی اشاعت کے ان کے خواب سے قریب تر ہو سکیں۔

میری تمام قارئین سے اور دعوت اسلامی سے وابستہ تمام ساتھیوں سے پرزور ذاتی اپیل ہے کہ وہ اس مہینے میں اس کام کے لیے کچھ نہ کچھ محنت ضرور کریں۔ نئے افراد تک پہنچنا' نئے حلقوں میں اسے متعارف کرانا' اور نئی ایجنسیاں قائم کرنے کی کوشش کرنا ہمیں اس منزل سے قریب لانے کا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر آپ نے یہ کوشش کی تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو کھول دے گا' ایک چراغ سے دس چراغ جلیں گے' ذہنی اور فکری انقلاب کی لہریں ابھریں گی' سیرت و کردار پر خوش گوار اثرات مرتب ہوں گے' دعوت کے لیے نئے قلوب مسخر ہوں گے' اعلائے کلمتہ اللہ کی راہیں ہموار ہوں گی' اقامت دین کی منزلیں طے ہوں گی اور ہم سب اپنے رب کے حضور سرخرو ہوں گے۔ ان شاء اللہ! ہمارا اجر صرف آقا کی رضا ہے لیکن ہماری یہ کوششیں---- خود دنیا سے تاریکیوں کو چھانٹنے اور نور اور روشنی کو پھیلانے کا ذریعہ ہوں گی۔